جناب عبد الرشید ارشد' جوہر آباد

خاندانی منصوبہ بندی کی اخلاقی تباہ کاریاں

ماضی اس بات پر گواہ ہے کہ آج سے نصف صدی قبل تک لڑکے لڑکیوں میں "کچھ ہو جانے" کا خوف انہیں اخلاقی بے راہ روی سے بہت دور رکھتا تھا۔ برائی کی آٹے میں نمک سے بھی کم شرح اگر تھی بھی تو انتہائی زیرِ زمین تھی۔ مگر بتدریج جوں جوں قوم کے قدم "ترقی" کی طرف بڑھتے گئے' قوم مغربی آقاؤں کے فیض سے فیض یاب ہوتی گئی اور تعلیم و صحت کے لیے نہیں بلکہ تعلیم و صحت بذریعہ خاندانی منصوبہ بندی کی چھت پھاڑ امداد کا ہن برسنا شروع ہوا۔ اسی تدریج کے ساتھ قوم اخلاقی زوال کے رستے کی راہی بنتی چلی گئی اور آج پہلے "کچھ ہو نہ جائے" کو اس خاندانی منصوبہ بندی نے "کچھ نہ ہوگا" کے یقین میں بدل دیا۔ اس تبدیلی سے جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اس پر قومی اخبارات سے بڑھ کر کس کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے "محفوظ طریقوں" نے قوم کے نوجوانوں میں بے راہ روی کو محلوں' گلی کوچوں تک پھیلایا اور یوں ملک میں اخلاقی بے راہ روی کا سیلاب آگیا۔ جس کے افراد پر انفرادی حیثیت میں اور معاشرہ پر اجتماعی حیثیت سے بدترین نتائج مرتب ہوئے۔ اس پر گواہی درکار ہو تو ہسپتالوں سے ہٹ کر چھوٹے ذاتی کلینکوں اور دائیوں کے خصوصی کیسوں کا محتاط سروے کر لیجئے اس بھیانک تصویر کا شاید آپ نے کبھی تصور نہ کیا ہوگا۔ اسی پہلو سے ذرا ماہرین کی آراء پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے تاکہ آپ مذکورہ سطور کو ملاں کی دقیانوسیت کہہ کر رد نہ کردیں۔ فطری بات ہے کہ جب "کچھ نہ ہونے" کا یقین ہو تو لذتیت کی جبلت بے قابو ہونے لگتی ہے۔ خصوصاً جب چاروں طرف بے ہودہ فحش لٹریچر اور ٹی وی چینل مصروف عمل ہوں

"مانع حمل ذرائع کا علم' ہو سکتا ہے کہ شرح مناکحت کو بڑھا دے لیکن اس کے ساتھ ساتھ (یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ) یہ بیرون نکاح جنسی تعلق کے مواقع کو بھی عام کر دیتا ہے جن کا عام چلن خود ہمارے اپنے زمانے میں شادی کے تنگ و تاریک مستقبل کا ایک اور مظہر سمجھا جاتا ہے۔

Dr. Westermark "Future of Marriage in the West

"مرد کا زوجیت کا رخ اگر کہیں" نفسانی خواہشات کی بندگی کی طرف پھر جائے اور اس کو قابو میں رکھنے کے لیے کوئی (اخلاقی) قوت ضابطہ نہ رہے تو اس سے جو حالت پیدا ہوگی وہ اپنی نجاست و دنائیت اور زہریلے نتائج میں ہر اس نقصان سے کہیں زیادہ ہوگی جو "بے حد و حساب بچے پیدا کرنے" سے رونما ہو سکتی ہے۔

(بحوالہ اسلام اور ضبط ولادت۔ Dr. Faster)

خاندانی منصوبہ بندی کے طور طریقوں نے در اصل ملک میں زنا کے محفوظ لائسنس جاری کیے ہیں مگر اس کے باوجود' کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں پر اور گندے نالوں سے "پھول" برآمد ہونے کی خبریں روز مرہ کا معمول ہیں۔ ان کے (مانع حمل ذرائع) سبب لذت پرستی بڑھ گئی ہے بلکہ یہ وبا کی طرح چہار سو پھیلتی نظر آتی ہے۔ بچوں کے درمیان جس غیر فطری (کیونکہ فطری وقفہ قدرت کا طے کردہ ہے) وقفے پر زور دے کر "خوشحال اور صحت مند گھرانے کی خوشخبری" اکثر دی جاتی ہے اس پر ان کے اپنے طبی ماہرین کی رائے کیا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ یہ لوگ عمرانیات اور نفسیات کے شعبے میں برسہا برس تجربہ کی بنا پر یہ رائے رکھتے ہیں

"قریب العمر بچوں (بہن بھائیوں) کی کمی منجھلے اور چھوٹوں کے بچے کو مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے اور وہ چیخنے چلانے یا تخریبی نوعیت کے کام کرنے میں لگ جاتے ہیں۔"

The Middle Clas Child and Neurosis

Arnold W. Green

اگر بچوں کا درمیان عمر کا بہت فرق ہو تو بڑے بچے میں قریب العمر ساتھی نہ ہونے کی وجہ سے ذہنی خلل تک واقع ہو جاتا ہے' بلکہ بعض ماہرین اس پر بھی متفق ہیں کہ بچے کا ذہنی ارتقاء رک جاتا ہے۔"

Maternal Over-Protection - Dr. David M. Lavy

اختصار کے نکتہ نظر سے ہم مذکورہ چار آراء پر اکتفا کرتے ہیں اور یہ آراء بھی مغربی آقاؤں کی ہیں کہ ہمارے نزدیک بالعموم "سچ ہے ان کا فرمایا ہوا" معتبر ٹھہرتا ہے۔ ورنہ کیا یہ امر واقع نہیں ہے' جسے خود ہمارا قلب قبول کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کا تعارف جوں جوں بڑھ رہا ہے توں توں ہماری سماجی' معاشرتی اور اخلاقی اقدار دم توڑتی جا رہی ہیں۔ ہمہ جہت اقدار کا معیاری سرمایہ رکھنے والی ملت مسلمہ اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہی نہیں ہر طرح کی اقدار سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

خاندانی منصوبہ بندی اور ملکی دفاع

خاندانی منصوبہ بندی کے داعی "کم بچے خوشحال گھرانہ" کی مالا جپتے

بقیہ صفحہ ۳۳ پر